جلیل القدر صحابی رسول وکاتب وحی- حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب میں لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب

حلم معاویہ

کا پہلا سلیس اردو ترجمہ بنام

تدبر معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف:

امام الصوفیہ، محدث کبیر

امام ابن ابی الدنیا

ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید قرشی بغدادی

(۲۰۸-۲۸۱ھ)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے احوال وآثار

یہاں سب سے پہلے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ کا ایک مختصر خاکہ اور صحابہ کرام سے متعلق چند آیات پیش کی جائیں گی۔ پھر مشاجرات صحابہ اور صحابہ کی شان میں گستاخی اور دریدہ ذہنی کے بارے میں اہل سنت کا اجماعی موقف بیان کیا جائے گا۔

نام: معاویہ بن ابی سفیان۔

کنیت: ابوعبدالرحمٰن۔

سلسلۂ نسب: عبدالمناف پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔

ولادت:

مشہورتر قول کے مطابق بعثتِ رسول سے پانچ سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔

قبول اسلام:

ایک قول کی رو سے آپ کے والدین اور بھائی یزید فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ فتح مکہ سے پہلے عمرۂ قضا کے دن ۷ھ میں ہی مسلمان ہوگئے تھے، مگر فتح مکہ تک اپنا اسلام لوگوں سے مخفی رکھا اور جب فتح مکہ کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں قدم رنجہ فرمایا تو آپ نے اپنے اسلام کا اظہار و اعلان فرمایا۔ مسلمان ہونے کے بعد پورا خاندان مدینہ منورہ منتقل ہوگیا۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور محتاج بن یزید سید مجاشعی کے درمیان رشتۂ مواخات قائم فرمایا۔

ازواج واولاد:

آپ نے پانچ شادیاں کیں۔ تین بیٹے عبدالرحمٰن، یزید، عبداللہ اور پانچ بیٹیاں ہندہ، رملہ، صفیہ، امتہ رب المشارق اور عاتکہ ہوئیں۔

اوصاف حمیدہ:

آپ صحابیٔ رسول، کاتب وحی، اہل ایمان کے ماموں، فقیہ اور مجتہد تھے۔ اسلام کے چھٹے خلیفہ اور بلادِ شام میں اموی مملکت کے بانی و خلیفۂ اول تھے۔ زہد وتقوی، حسن

عبادت کے خوگر، سنت نبوی پر کاربند، شبہات و معاصی سے سخت گریزاں، نہایت گریاں کن، حدودِ الٰہیہ کے سخت پابند اور بڑے سخی و کریم تھے۔ خاص طور سے اہل بیت اور صحابۂ کرام پر کچھ زیادہ ہی فیاض تھے۔

ایک بار ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجا، جسے انہوں نے شام ہونے تک حاجت مندوں میں تقسیم فرما دیا۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو تین لاکھ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ درہم دینے کا حکم دیا جب کہ خود پیوند لگے ہوئے کپڑے زیب تن فرماتے تھے۔

حضرت ابوحملہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

”رأیت معاویة علی المنبر بدمشق یخطب الناس وعلیه ثوب مرقوع“

میں نے معاویہ کو پیوند لگا ہوا کپڑا پہن کر دمشق میں ممبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔

روایت حدیث:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ احادیث روایت کیں۔

اس کے علاوہ اپنی بہن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوبکر و عمر سے بھی احادیث روایت کیں اور آپ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور بہت سے تابعین نے احادیث روایت کیں۔ صحیحین اور دیگر کتب سنن و مسانید میں آپ سے کثیر احادیث مروی ہیں۔

خلافت:

40ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے درمیان صلح کا معاہدہ ہوا اور اس معاہدے کی رو سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنی خلافت سے دستبردار ہوگئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت عام ہوئی اور خود حضرت حسنین نے بھی بیعت کیں۔

جہاد:

غزوۂ حنین، محاصرۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں شریک ہوئے۔

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس لشکر کی قیادت تفویض کی جو بلاد شام میں خیمہ زن ان کے بھائی امیر لشکر حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی مدد کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ صیداء، عرقہ، جبیل، اور بیروت نامی شہروں کی فتح میں سرفہرست رہے۔ علاوہ ازیں اپنے بھائی یزید کے زیر قیادت یرملوک اور دمشق کی فتح میں بھی شریک رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی یزید نے ان کی قیادت میں ایک فوجی مہم شام کے ساحلی علاقوں میں روانہ کی، جسے فتح وظفر زریں تاج حاصل ہوا۔ 15ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیساریہ کا والی وامیر مقرر فرمایا۔ آپ نے وہاں جاکر اس کا محاصرہ کیا اور کئی بار کی شدید لڑائیوں کے بعد اسے فتح کر لیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہ کے مسلسل اصرار پر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک جنگی بحری بیڑا قائم کرنے کی اجازت دی تو بلاد شام کے ساحلی علاقوں میں آباد شہروں عکا، صور، طرابلس، میں بحری جنگی جہاز تیار کیے گئے اور پہلی بار 27ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بحری راستے سے جزیرہ قبرص پر حملہ کیا۔ یہاں کے لوگوں نے ہر سال سات ہزار دینار ادا کرنے کی شرط پر مسلمانوں سے مصالحت کر لی۔ کچھ عرصے بعد انہوں نے عہد شکنی کی تو آپ نے ان کی سرکوبی کے لیے 12 ہزار مجاہدین پر مشتمل ایک لشکر روانہ کیا۔ آپ کے دور میں سندھ، ترکستان اور شمالی افریقہ کی علاقے روڈس اور اراواڈ فتح ہوئے، رومیوں سے سخت معرکے ہوئے۔

بالآخر آپ اپنی بیس سالہ خلافت اور بیس سالہ امارت میں فروغ اسلام کے لئے زبردست کارنامہ انجام دیتے ہوئے رجب ۶۰ھ میں دمشق میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

فضائل حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ قرآن کی روشنی میں:

ارشاد ربانی ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ اللہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَ عَذَّبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ (سورۂ توبہ،۹/۲۶)

ترجمہ:

پھر اللہ نے شکست کے بعد اپنے رسول اور ایمان والوں پر اطمینان اور بے خوفی نازل کردی اور فرشتوں کے لشکر اتار دیے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب سے دوچار کیا اور کافروں کا یہی بدلہ ہے۔

اس آیت میں غزوۂ حنین کا بیان ہے جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ شریک تھے اور ان ایمان والوں میں شریک تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ اپنا سکینہ نازل فرمایا تھا۔

فرمان الٰہی ہے:

لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ، اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا وَ کُلًّا وَّعَدَ اللہُ الْحُسْنٰی، وَ اللہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (سورۂ حدید،۵۷/۱۰)

ترجمہ:

تم میں جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اپنا مال خرچ کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا ان کے برابر وہ لوگ نہیں ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اپنا مال خرچ کیا اور راہ خدا میں جہاد کیا۔ جنہوں نے فتح سے پہلے اپنا مال خرچ کیا اور جہاد میں حصہ لیا وہ ان سے زیادہ بڑے مرتبے پر فائز ہیں جنہوں نے فتح کے بعد اپنا مال خرچ کیا اور حق کی سربلندی کے لئے جہاد کیا ان میں سے ہر ایک گروہ سے اللہ نے سب سے اچھے ثواب یعنی جنت کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

اگر ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہونے کا قول ہی راجح قرار دیں تو بھی وہ غزوۂ حنین، غزوۂ طائف اور غزوۂ تبوک میں اپنا مال خرچ کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں جہاد کرنے کے سبب اللہ کے وعدۂ جنت کے مستحق ہیں اور ان پر یہ ارشاد ربانی پوری طرح منطبق ہوتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ
لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ

(انبیاء 2/101، 102)

ترجمہ:

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ وہ اس کی بھنک (یعنی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے) اور وہ اپنی من مانی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔

ارشاد ربانی ہے:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ:

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر رازی میں ہے:

کثیر مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت کریمہ میں مذکور مدح تمام صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عام ہے کیونکہ باقی مسلمانوں کی نسبت سے تمام صحابۂ کرام سابقین اولین ہیں اور ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ سے مراد صحابۂ کرام کے بعد وہ تمام مسلمان ہیں جو نیک کاموں میں ان کی اقتدا کریں اور ان سے سرزد ہونے والی خطاؤں اور لغزشوں میں

ان کی پیروی کرنے سے گریز کریں۔ یا یہ مراد ہے کہ ان کی شان میں کوئی گستاخی یا بری بات نہ کریں اور ان کے کسی اقدام پر انہیں ہدف طعن و تشنیع نہ بنائیں۔ (ج:16، ص:129، بیروت)

تفسیر خازن میں ہے:

ارشاد ربانی ﴿رَّضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡهُ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اللہ ان کے اعمال سے راضی اور وہ اپنے اعمال پر اس کے عطا کردہ ثواب سے راضی ہے۔ یہ لفظ عام ہے جس میں تمام صحابہ داخل ہیں۔ (تفسیر خازن، سورہ توبہ، آیت ۹، جزء ثانی، ص:400)

معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سابقین اولین کے زمرہ میں داخل ہیں۔ بہر حال وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہے اور ان کے لئے اللہ نے ایسی جنتیں تیار کر دی ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

فضائل حضرت امیر معاویہ احادیث کی روشنی میں:

مسند احمد میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا:

اللّٰهم علم معاوية الكتابة والحساب وقه العذاب

اے اللہ! معاویہ کو کتابت اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔

(تاریخ الخلفاء، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ: ص155)

ترمذی شریف میں صحابیٔ رسول حضرت عبدالرحمن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

اللّٰهم اجعله هاديا مهديا واهد به

اے اللہ! معاویہ کو لوگوں کا رہنما بنا، اسے ہدایت یافتہ کر اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ (سنن ترمذی؛ جلد:6، ص:157، حدیث نمبر:3842)

سنن نسائی میں حضرت عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم

میرے اصحاب کی تعظیم کرو اس لیے کہ وہ تم سے بہتر ہیں پھر ان کی عزت کرو جو ان اصحاب کے بعد ہوں گے اور پھر ان کا اکرام کرو جو اصحاب کے بعد والوں کے بعد ہوں

گے۔ (مشکوۃ، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، ص: ۵۵۴)

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشك أن یأخذه.

میرے اصحاب کے حق میں اللہ سے ڈرو! میرے اصحاب کے حق میں اللہ سے ڈرو! تم میرے بعد انہیں اپنی بدکلامی کا نشانہ نہ بنانا۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت رکھنے کے سبب ہی ان سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی رکھنے کے سبب ہی ان سے دشمنی کی اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ وہ اسے سزا دے۔

ان احادیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر فرمائی، ان کی تعظیم اور ان کا ذکر خیر کرنے کا حکم دیا، ان کی شان میں بدزبانی و گستاخی کرنے سے روکا، انہیں غیر صحابہ سے افضل و بہتر قرار دیا، اپنی ذات سے محبت کو ان سے محبت اور اپنی ذات سے نفرت کو ان سے دشمنی کا سبب قرار دیا، ان کو اذیت دینا اپنی ذات کو اذیت دینا اور اپنی ذات کو اذیت دینا اللہ کو اذیت دینا ٹھہرایا اور اس پر جلد اللہ کی گرفت کی وعید سنائی۔

تدبر معاویہ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

حضرت امیر معاویہ کا مقام اجلۂ صحابہ کی نظر میں

نقلت من حلم معاوية من الجزء الأول، تأليف ابن أبي الدنيا، وهو سماعي

روایت: (۱)

بإسناد: حكى أن معاوية رضي الله عنه ذكر عند عمر بن الخطاب، فقال: دعونا من ذم فتى قريش وابن سيدها، من يضحك في الغضب، ولا ينال إلا على الرضى، ومن لا يأخذ ما فوق رأسه إلا من تحت قدميه.

ترجمہ:

منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی محفل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

ہم نے قریش کے نوجوان اور اس کے سردار کے بیٹے کو مذمت کرنے کے لیے بلایا جو غصے میں ہنستا اور ہمیشہ راضی رہتا اور کبھی ناراض نہ ہوتا تھا اور جو چیز اس کے سر پر ہوتی اسے ہر شخص اس کے قدموں کے نیچے سے لیتا تھا یعنی وہ بہت بلند مقام و مرتبہ والا تھا۔

(مختصر تاریخ دمشق: ۱۸/۲۵، البداية والنهاية ۱/۱۳۱۵)

روایت: (۲)

وبإسناد: لما قدم عمر رضی اللہ عنہ الشام، تلقاه معاوية في موكب عظيم، فلما دنا منه قال له عمر: أنت صاحب الموكب العظيم؟ قال: نعم يا أمير المؤمنين. قال: مع ما يبلغني من طول وقوف ذوي الحاجات ببابك؟ قال: مع ما يبلغك من ذاك. قال: ولم تفعل هذا؟ قال: نحن بأرض جواسيس العدو بها كثير، فيجب أن نظهر من عز السلطان ما نرهبهم به، فإن أمرتني فعلت، وإن نهيتني انتهيت.

فقال عمر: يا معاوية، ما أسألك عن شيء، إلا تركتني في مثل رواجب الضرس، لئن كان ما قلت حقاً، إنه لرأي أريب، ولئن كان باطلاً، إنها لخدعة أديب. .

قال: فمرني يا أمير المؤمنين. قال: لا آمرك ولا أنهاك. فقال رجلٌ: يا أمير المؤمنين، ما أحسن ما صدر الفتى عما أوردته فيه. فقال عمر: لحسن مصادره وموارده جشمناه ما جشمناه.

ترجمہ:

جب حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لے گئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بڑی شان وشوکت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ استقبال کے لیے اتنے بڑے لشکر کو دیکھ کر (ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے) فرمایا:

اس قدر اہتمام کی وجہ کیا ہے؟

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس عمل کی وضاحت کرتے ہوئے عرض کی:

اے امیر المؤمنین! ہم جس سرزمین میں ہیں یہاں دشمنوں کے جاسوس بکثرت ہیں اس لیے یہ لازم ہے کہ ہم ان کو ہیبت زدہ کرنے کے لیے بادشاہ کی عزت وعظمت کا اظہار کریں، اگر آپ اجازت دیں تو ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں گے اور اگر آپ باز رہنے کے لیے کہیں گے تو ہم (فوراً) رک جائیں گے، آپ جو چاہیں حکم فرمائیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

نہ تو ہم کوئی حکم دے رہے ہیں اور نہ ہی ایسا کرنے سے روک رہے ہیں۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ نرم رویہ دیکھ کر ایک شخص نے کہا:

امیر المؤمنین! اس نوجوان نے کتنی خوب صورتی اور دانشمندی سے خود کو اس الزام سے بری کرلیا۔

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے ہم نے یہ منصب انہیں سونپا ہے۔(تاریخ طبری ۵/۲۳۱ البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۴۱۵)

روایت:(۳)

وبإسناده قال: كان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ إذا رأى معاوية، قال: هذا كسرى العرب.

ترجمہ:

حضرت سیدنا فاروق اعظم حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کرتے تھے: یہ عرب کے کسری ہیں۔(مختصر تاریخ دمشق ۲۵/۱۹، البدایۃ والنہایۃ ۱۱/۴۱۸)

روایت:(۴)

وبإسناده: أن عمر رضی اللہ عنہ دعا أبا سفيان يعزيه بابنه يزيد، فقال له أبو سفيان: من جعلت على عمله يا أمير المؤمنين؟ قال: جعلت أخاه معاوية، وابناك مصلحان، ولا يحل لنا أن تنزع مصلحاً.

ترجمہ:

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے آپ کے بیٹے یزید (حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ) کے انتقال پر تعزیت کی تو حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا:

اے امیر المؤمنین! آپ نے اس (یعنی یزید بن ابی سفیان) کی جگہ کسے مقرر کیا ہے؟

تو حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ان کے بھائی معاویہ کو اور آپ کے دونوں بیٹے اصلاح پسند ہیں۔

(تاریخ أبی زرعة ١/٢١٨، مختصر تاریخ دمشق ٢٥/١٨، سیر أعلام النبلاء ٣/١٣٢)

روایت: (٥)

وبإسناده: قال علی: لا تكرهوا إمارة معاوية، فإنكم لو قد فقدتموه، رأيتم الرؤوس تنزو من كواهلها كالحنظل.

ترجمہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! معاویہ کی امارت کو ناپسند مت کرو، اللہ کی قسم! اگر تم نے ان کو گم کر دیا تو تمہارے کندھوں سے تمہارے سر حنظل کے پھل کی طرح گرنے لگیں گے۔ (حنظل اندرائن جو کڑوا ہونے میں ضرب المثل ہے)۔ (أنساب الاشراف ٤/١/٥٢، مختصر تاریخ دمشق ٢٤/٢٠١ و ٢٥/٤٤، البداية والنهاية ١١/٤٣٠)

روایت: (٦)

وبإسناده قال: قال عمر رضی اللہ عنہ: تعجبون من دهی هرقل و کسری، و تدعون معاوية!

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تم ہرقل اور کسری کی عقل مندی کو اچھا سمجھتے ہو؛ حالاں کہ تمہارے درمیان معاویہ موجود ہیں۔ (تاریخ طبری ٥/٣٣٠، سیر أعلام النبلاء: ٣/١٣٤)

روایت: (٧)

وبإسناده: قال ابن عباس رضی اللہ عنہ: لله بلاد ابن هند، ما أكرم حسبه، وأكرم مقدرته! والله ما شتمنا على منبرٍ قط، ولا بالأرض، ضناً منه بأحسابنا وحسبه.

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ کی قسم! بڑی وسیع وعریض ہے ہند کے بیٹے کی سلطنت۔ ان کا حسب کیا ہی اچھا ہے اور ان کی قدرت کیا ہی اچھی ہے۔ اللہ کی قسم! کبھی بھی انہوں نے ہمیں منبر پر برا نہیں کہا اور نہ ہی منبر کے علاوہ کبھی برا کہا، ہم امیر معاویہ سے حسب ونسب کے اعتبار سے کمتر ہیں۔

(أنساب الأشراف: ٤/١/٨٣، مختصر تاريخ دمشق ٢٥/٦١)

روایت: (۸)

وبإسناده: قال ابن عباس رضی اللہ عنہ: قد علمت بما كان معاوية يغلب الناس؛ كان إذا طاروا وقع، وإذا وقعوا طار.

ترجمہ:

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا:

مجھے وہ بات معلوم ہے جس کی وجہ سے معاویہ لوگوں پر غالب رہتے تھے جب لوگ اڑتے تھے تو معاویہ اترتے تھے اور جب لوگ اترتے تھے تو معاویہ اڑتے تھے۔

(أنساب الأشراف: ٤/١/٨٥، والبدايه والنهايه: ١١/٤٤٣)

روایت: (۹)

وبإسناده: لما جاء نعي معاوية إلى ابن عباس، والمائدة بين يديه، فقال لغلامه: ارفع ارفع. ثم قال: اللهم أنت أوسع لمعاوية، ثم قال: خيرٌ ممن يكون بعده، وشر ممن كان قبله؛ ثم قال:

جبلٌ تزعزع ثم مال بجمعه
في البحر لا رَتقَت عليك الأبحر

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر ملی اور دسترخوان آپ کے سامنے رکھا ہوا تھا تو آپ نے اپنے خادم سے دسترخوان ہٹوا دیا اور یوں

گویا ہوئے: اے اللہ! معاویہ کے لیے وسعت پیدا فرما۔

پھر کہا: معاویہ اپنے بعد والوں سے بہتر تھے اور اگلوں سے کمتر تھے۔ مزید کہا کہ وہ ایک عظیم الشان پہاڑ تھے جو پارہ پارہ ہو گیا پھر سمندر میں پوری طرح گر گیا۔ (مختصر تاریخ دمشق: ۹۲/۲۵)

روایت: (۱۰)

وبإسناده: قال عبد الله بن الزبير ﷺ، وهو يخطب، وذكر معاوية فقال: رحم الله ابن هندٍ، لوددت أنه بقي ما بقي من أبي قبيسٍ حجرٌ، على مثل ما فارقنا عليه، كان -والله- كما قال بطحاء العذري:

ركوب المنابر ذو هيبةٍ ... معن بخطبته مجهر
تثوب إليه هوادي الكلام ... إذا ضل خطبته المهمر

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے دوران حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ ہند کے بیٹے پر رحم فرمائے! میری یہ خواہش تھی کہ معاویہ ہمارے درمیان اس وقت تک باقی رہیں جب تک بنو قبیس پہاڑ کے پتھر۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وصال پر ملال پر بطحا عذری نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ترجمۂ اشعار:

وہ منبروں کی رونق، رعب و دبدبہ والے، بے باک اور بلند آواز خطیب تھے۔ جب بکواس کرنے والا اپنی تقریر سے لوگوں کو گمراہ کردے۔ تو لوگوں کو راہ راست پر لانے والی گفت گوان کا طرۂ امتیاز ہے۔ [عیون الأخبار ۱/۱۱-۱۲؛ البداية والنهاية: ۳۴۲/۱۱]

روایت: (۱۱)

وبإسناده عن ابن عمر ﷺ، قال: ما رأيت أحداً بعد رسول الله ﷺ أسود من معاوية.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد معاویہ سے زیادہ کوئی دلیر نہ دیکھا۔

[مختصر تاریخ دمشق: ۴۰۱/۲۴؛ سیر أعلام النبلاء: ۱۵۳/۳]

روایت: (۱۲)

وبإسناده عن عامرٍ رضي الله عنه، قال: أغلظ رجلٌ لمعاوية، فقال: أنهاك عن السلطان، فإن غضبه غضب الصبي، ويأخذ أخذ الأسد.

ترجمہ:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں تجھے سلطان سے روکتا ہوں (اللہ تعالی سے) کیونکہ اس کا غضب بچے کے غضب، اور اس کی گرفت شیر کی گرفت کی طرح ہے۔[مختصر تاریخ دمشق ۵۸/۲۵ -۵۹، البداية والنهاية: ۴۴۰/۱۱]

روایت: (۱۳)

وبإسناده عن الأعمش، قال: طاف الحسن بن علي مع معاوية، فكان يمشي بين يديه، فقال: ما أشبه أليته بأليتي هندٍ، فسمعه معاوية، فالتفت إليه، [فقال:] أما إنه كان يعجب أبا سفيان.

ترجمہ:

حضرت اعمش سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا، معاویہ ان کے آگے چل رہے تھے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان کے الیتین (سرین) ہند کے پیچھے کے حصے سے کتنے مشابہ ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو سن لیا اور ان کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا:

سنو! وہ تو ابوسفیان ہی کو بھاتی تھیں۔

[مختصر تاریخ دمشق: ۲۵/۵۹، البدایة والنهایة: ۱۱/۴۴۰]

روایت: (۱۴)

وبإسناده، قال: أسمع رجلٌ مرةً معاوية كلاماً شديداً، غضب منه أهله، فقيل له: لو سطوت عليه، فكان نكالاً. قال: إني لأستحيي أن يضيق حلمي عن ذنب أحدٍ من رعيتي.

ترجمہ:

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اتنی بدتمیزی سے پیش آیا کہ آپ کے اہل خانہ نے بھی آپ کی بردباری دیکھ کر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگنے چاہییں لیکن حلم و بردباری کے پیکر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

مجھے حیا آتی ہے کہ میری رعایہ میں سے کسی شخص کی خطا کی وجہ سے میری قوت برداشت تنگ پڑ جائے۔ [مختصر تاریخ دمشق: ۲۵/۵۶؛ البدایة والنهایة: ۱۱/۴۴۰]

روایت: (۱۵)

وبإسناده، قال: حج معاوية، فلما كان عند الردم، أخذ حسين بخطامه فأناخ به، ثم ساره طويلاً، ثم انصرف، وزجر معاوية راحلته وسار. فقال عمرو بن عثمان: ينيخ بك الحسين، وتكف عنه، وهو ابن أبي طالب! فقال معاوية: دعني من علي، فوالله ما فارقني حتى خفت أن يقتلني، فلو قتلني ما أفلحتم؛ وإن لكم من بني هاشمٍ ليوماً.

ترجمہ:

ایک بار جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حج کے دوران مقام ردم کے پاس تھے تو حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کی سواری کو اس کی لگام پکڑ کے بٹھا لیا، حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ بہت دیر سواری کے کان میں سرگوشی کرتے رہے، پھر چلے گئے، اس بات پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری کی زجر و توبیخ کی اور چل پڑے۔

حضرت عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ یہ صورت حال ملاحظہ فرما رہے تھے، انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

حسین تمہاری سواری کو روک رہے ہیں اور تم اس کو ڈانٹ رہے ہو؟ حالاں کہ وہ ابو طالب کی اولاد سے ہیں؟ تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرے اور علی کے معاملے میں تم کوئی رائے نہ دو کیوں کہ میں نے ان سے جدائی اختیار نہ کی مگر اپنے قتل پر ان کی جانب سے خوف کی وجہ سے۔ اگر وہ مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو تم اپنے مقاصد کو نہ پہنچتے۔ [أنساب الأشراف: ۵۸/۱/۴؛ معجم البلدان: ۴۰/۳]

۞

روایت: (۱۶)

وبإسناده عن سفيان بن عيينة، قال: بينا معاوية يسير في طريق مكة، إذ نام على راحلته، فلحقه ابن الزبير، فقال: أتنام وأنا معك؟ أما تخاف أن أقتلك؟ قال: لست من قتالي الملوك، إنما يصيد كل طيرٍ قدره؛ إنما أنت - يا ابن الزبير - ثعلبٌ رواغ، تدخل من جُحر و تخرج من جحر؛ والله لكأني بك قد ربقت كما يربق الجدي، فميا ليتني لك حياً فأخلصك، وبئس المخلص كنت.

ترجمہ:

حضرت سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، کہتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مکہ کے راستے میں چل رہے تھے، اچانک اپنی سواری پر سو گئے، ان سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ ملے اور بولے: کیا تم سو رہے ہو؟ حالاں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ کیا تمہیں ڈر نہیں ہے کہ میں تمہیں قتل کر دوں گا؟

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

تم بادشاہوں کو قتل کرنے والے نہیں ہو، ہر پرندہ اپنی حیثیت کے مطابق شکار کرتا ہے، اے ابن زبیر! تم ایک چالاک لومڑی ہو، جو ایک بل سے داخل ہوتی ہے اور دوسرے سے نکلتی ہے، اللہ کی قسم! میں تم کو اس طرح باندھ دوں گا جس طرح ایک بکری کے بچے کو باندھ دیا جاتا ہے۔ کاش میں تمہارے لیے ایک سانپ ہوتا جو تمہارا کام تمام کر دیتا اور کیا ہی

براتمہارا انجام ہوتا۔[أنساب الأشراف: ۴/۱/۴۰]

روایت: (۱۷)

وبإسناده: أن رجلاً طال مقامه بباب معاوية، ثم أذن له، فقال: يا أمير المؤمنين، انقطعت إليك بالأمل، واحتملت جفوتك بالصبر، وليس لمقربٍ أن يأمن، وليس لمباعدٍ أن ييأس، وكل صائرٌ إلى حظه من رزق الله. فقال معاوية: هذا كلامٌ له ما بعده، فأمر بعهده إلى فلسطين، فقال الرجل:

دخلتُ على معاوية بن حربٍ ... وكنت وقد أيست من الدخول
وما أدركت ما أملت حتى ... حللت محلة الرجل الذليل
وأغضيت العيون على قذاها ... ولم أنظر إلى قالٍ وقيل

ترجمہ:

ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بہت دیر تک کھڑا رہا پھر اس کو اجازت دی تو وہ بولا:

امیر المؤمنین! میں نے تو آپ سے امید ہی منقطع کردی تھی اور میں نے آپ کی اس بدسلوکی کو بڑے صبر سے برداشت کیا ہے، یہ بات روا نہیں ہے کہ قریبی تو خوش حال رہیں اور دور کے رہنے والے بدحال۔ ہر شخص اللہ کے رزق سے حصہ پانے والا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فلسطین میں ملاقات کرنے کا حکم دیا تو وہ شخص بولا:

ترجمۂ اشعار:

میں معاویہ ابن حرب کے پاس آیا اور اندر داخل ہونے سے محروم رہا۔ جس کی مجھے امید تھی مجھے نہیں ملا یہاں تک کہ میں ایک ذلیل شخص کے دربار میں آیا آنکھ میں تنکا گرنے کی وجہ سے میں نے اپنی نگاہوں کو جھکا لیا اور میں نے قیل وقال (لوگوں کی گفت گو) کی طرف توجہ نہیں دی۔[مختصر تاریخ دمشق: ۲۹/۲۴۵]

روایت:(۱۸)

وبإسناده قال: دخل سعد بن أبي وقاص على معاوية، فسلم ولم يسلم بإمرة المؤمنين؛ فقال له معاوية: لو شئت أن تقول غيرها لقلت. قال: فنحن المؤمنون ولم نؤمرك؛ كأنك معجبٌ بما أنت فيه يا معاوية! والله ما يسرني أني على الذي أنت عليه، وأني هرقت محجمةً من دمٍ. قال: لكني وابن عمك علياً -يا أبا إسحاق- قد هرقنا فيها أكثر من محجمةٍ ومحجمتين؛ تعال واجلس معي على السرير.

ترجمہ:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے سلام کیا اور امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سلام نہیں لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اس کے علاوہ اگر آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا:

ہم مومن ہیں اور ہم نے آپ کو امیر نہیں بنایا ہے گویا کہ اے معاویہ! آپ جس منصب پر فائز ہیں اس پر آپ خوش ہیں اور اللہ کی قسم جس منصب پر آپ فائز ہیں مجھے اس سے خوشی نہیں ہے، اور بے شک میں نے ایک سینگی خون بہایا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لیکن میں نے اور آپ کے چچازاد بھائی علی نے اے ابو اسحاق! اسمیں ایک اور دو سینگی سے زیادہ خون بہایا ہے آیئے اور میرے ساتھ تخت پر بیٹھیے۔

[أنساب الأشراف: ۸۳/۱/۴؛ مختصر تاریخ دمشق: ۲۶۹/۹]

روایت:(۱۹)

بإسناده عن المغيرة، قال: لما جيء معاوية بنعي علي -رحمه الله- وهو قائلٌ مع امرأته ابنة قرظة في يومٍ صائفٍ، قال: {إنا لله وإنا إليه راجعون} ماذا فقدوا من العلم والحلم، والفضل والفقه. فقالت امرأته: أنت بالأمس تطعن في عينيه، وتسترجع عليه اليوم؟ قال: ويلك، لا تدرين ماذا

فقدوا من علمه وفضله وسوابقه.

ترجمہ:

مغیرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوئی اس وقت آپ اور آپ کی بیوی (بنت قرظہ) قیلولہ فرما رہے تھے، گرمی کا موسم تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾

اور کہا:

لوگوں سے علم وفضل اور تحمل وفقہ کی دولت ہی چلی گئی، ان کی بیوی نے کہا:

کل تو آپ ان کی آنکھوں میں چبھتے تھے اور آج آپ ان پر ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھ رہے ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ناک خاک آلود ہو، تجھے کیا خبر لوگوں نے علم وفضل کی کس دولت کو کھو دیا ہے۔[مختصر تاریخ دمشق: ۳۹/۲۵؛ البداية والنهاية: ۱۱/۱۲۹ و ۴۲۸]

روایت: (۲۰)

وبإسناده، قال: جاء ابن أحوز التميمي إلى معاوية، فقال: يا أمير المؤمنين، جئتك من عند ألأم الناس، وأبخل الناس، وأعيا الناس، وأجبن الناس. فقال: ويلك، وأنى أتاه اللؤم، و كنا نتحدث أن لو كان لعلي بيتٌ من تبرٍ وآخر من تبنٍ، لأنفد التبر قبل أن يُنفد التبن؟ ويحك، وأنى أتاه العي، وإن كنا نتحدث أنه ما جرت المواسي على رأس رجلٍ من قريشٍ أفصح من علي؟ ويلك، وأنى أتاه الجبن، وما برز له رجلٌ قط إلا صرعه؟ -والله- يا ابن أحوز- لولا أن الحرب خدعةٌ، لضربت عنقك؛ اخرج، فلا تقيمن في بلدي. قال عطاءٌ: وإن كان يقاتله، فإنه قد كان يعرف فضله.

ترجمہ:

ابن احوز تمیمی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا اور بولا:

اے امیر المؤمنین! میں آپ کے پاس لوگوں میں سب سے زیادہ درد رساں،

لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل، لوگوں میں سب سے زیادہ کلام سے عاجز اور لوگوں میں سب سے زیادہ بزدل شخص کے پاس سے آیا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بخل ان میں کی سے آسکتا ہے؟ حالانکہ ہم آپس میں کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس اگر سونے کا ایک گھر ہو اور دوسرا بھوسے کا تو علی رضی اللہ عنہ بھوسے سے پہلے سونے کو خرچ کردیں گے۔

افسوس ہے تجھ پر! وہ کلام سے عاجز کیسے ہو سکتے ہیں؟ حالان کہ ہم کہتے ہیں کہ قریش کا کوئی شخص علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ فصیح اللسان نہیں ہے۔

تیری ناک خاک آلود ہو! علی بزدل کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کبھی کوئی شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے پچھاڑ دیا۔ علی رضی اللہ عنہ تو بزدل ہو ہی نہیں سکتے۔ اللہ کی قسم! اے ابن احوز! اگر جنگ دھوکا نہ ہوتی تو ضرور میں تیری گردن اڑا دیتا، نکل جا اور میرے شہر میں مت ٹھہرنا۔

عطاء نے کہا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اگر اس کو قتل کر دیتے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضل کو جان لیتا کہ علی رضی اللہ عنہ کتنے فضل و کمال والے ہیں۔ [مختصر تاریخ دمشق: ۱۸/۲۹]

روایت: (۲۱)

وبإسناده عن المغيرة، قال: أرسل الحسن بن علي وابن جعفر إلى معاوية يسألانه المال، فبعث بمئة ألفٍ -أو لكلٍ واحدٍ منهما مئة ألفٍ- فبلغ ذلك علياً، فقال لهما: ألا تستحييان؟ رجلٌ نطعن في عينه غدوةً وعشيةً، تسألانه المال؟ قالا: لأنك حرمتنا وجادلنا.

ترجمہ:

حضرت مغیرہ سے روایت ہے، کہتے ہیں:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مال کی درخواست کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو یا دونوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک

لاکھ عطا کیا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے ان سے کہا:
کیا تمہیں شرم نہیں آتی جس شخص کی آنکھوں میں ہم صبح وشام چبھتے ہیں تم اسی سے مال مانگتے ہو۔ دونوں نے کہا: ہاں ہم نے ان سے اس لیے مال کی درخواست کی کہ آپ نے ہمیں محروم رکھا؟ اورانہوں نے ہمیں عطا کیا۔

[سیر أعلام النبلاء: ۳/۱۵۴-۱۵۵؛ البداية والنهاية: ۱۱/۱۴۴]

روایت:(۲۲)

وبإسناده: أن عمرو بن العاص قال لعبد الله بن عباسٍ: يا بني هاشمٍ، أما والله لقد تقلدتم بقتل عثمان فرم الإماء العوارك؛ أطعتم فساق أهل العراق في عيبه، وأحرزتموه مراق أهل مصر، وأويتم قتلته؛ وإنما نظر الناس إلى قريشٍ، ونظرت قريشٌ إلى بني عبد مناف، ونظرت بنو عبد مناف إلى بني هاشمٍ. -[26]- فقال عبد الله بن العباس لمعاوية: يا معاوية، ما تكلم عمرو إلا عن رأيك، وإن أحق الناس أن لا يتكلم في أمر عثمان لأنتما. أما أنت يا معاوية، فزينت له ما كان يصنع، حتى إذا أحصر طلب نصرك، فأبطأت عنه، وأحببت قتلته، وتربصت به. وأما أنت يا عمرو، فأضرمت المدينة عليه، وهربت إلى فلسطين تسأل عن أنبائه؛ فلما أتاك قتله، أضاقتك عداوة علي، إلى أن لحقت بمعاوية، فبعت دينك منه بمصر.

فقال معاوية رضي الله عنه: حسبك -يرحمك الله- عرضني لك عمرو، وعرض نفسه؛ لا جزي عن الرحم خيراً.

ترجمہ:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا:
اے بنی ہاشم! سنو، اللہ کی قسم! تم عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے ذمہ دار ہو، تم نے عراق کے فاسقوں کا ساتھ دیا ان کے اس گناہ عظیم کے ارتکاب میں، تم نے مصر کے ملحدین کو ان کے خلاف اکٹھا کیا، تم نے ان کے قاتلوں کو پناہ دی، لوگوں نے قریش کی طرف دیکھا اور قریش نے بنوعبد مناف کی طرف دیکھا تو بنوعبد مناف نے بنو ہاشم کی طرف۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا:

ہاں اے معاویہ! عمرو نے جو بھی کہا ہے آپ کی رائے کے مطابق کہا ہے، بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار آپ دونوں ہی ہیں جس سے عثمان۔ کے معاملے میں کہا جا سکے، لیکن اے معاویہ! آپ نے اس کے لیے اس کو مزین کیا جو وہ کرتا تھا یہاں تک کہ جب آپ سے مدد مانگی گئی تو آپ نے دیر کی (ٹال مٹول کی) اور ان کا قتل ہو جانا پسند کیا اور اس کا انتظار کیا، لیکن تم اے عمرو! تم مدینے میں ان پر غصے سے بھڑک اٹھے تھے اور ان کے بارے میں پوچھتے ہوئے فلسطین چلے گئے تھے۔ جب ان کے قاتل تمہارے پاس آئے تو علی کی دشمنی نے تم کو تنگ کر دیا، یہاں تک کہ تم معاویہ سے جا ملے اور مصر میں تم نے ان کے ہاتھوں اپنا دین بیچ دیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

اللہ تجھے کافی ہے، اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ عمرو نے مجھے نشانہ بنایا ہے، میری تعریض کی ہے، خود کی تعریض کی ہے اور الرحم (رحم) کو جزائے خیر نہیں دی جاتی۔

[أنساب الأشراف: ۴/۱/۹۳-۹۵]

روایت: (۲۳)

وبإسناده عن ابن سيرين، قال: قام رجلٌ إلى معاوية كأنه سفودٌ محترقٌ، فقال: يا معاوية، والله لتستقيمن أو لنقومنك. قال معاوية: بماذا؟ قال: بالقتل. قال: إذاً نستقيم يا أعرابي.

ترجمہ:

حضرت ابن سیرین سے روایت ہے: ایک شخص بڑے غصے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور اس نے کہا:

اے معاویہ! اللہ کی قسم! تم ضرور سیدھے ہو جاؤ گے یا ہم تمہیں سیدھا کر دیں گے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کس چیز سے؟ اس نے کہا قتل کر کے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

تب تو ہم سیدھے ہو جائیں گے؛ اے اعرابی!

[مختصر تاریخ دمشق: ۲۵/۶۰؛ سیر أعلام النبلاء: ۳/۱۵۴]

ونقلت من الجزء الثاني، وليس فيه سماعي:

روایت: (۲۴)

بإسنادٍ، قال: كتب ابن الزبير إلى معاوية: قد علمت أني صاحب الدار، وأني الخليفة بعد عثمان، ولأفعلن ولأفعلن. فدعا معاوية يزيد، فقال: ما ترى؟ قال: أرى -والله- أن لو كنت أنت وهذا على السواء، ما كان ينبغي أن تقبل منه هذا. قال: فما ترى؟ قال: أرى أن تبعث إليه خيلاً؛ قال: ويحك، إني لا أصل إلى ابن الزبير حتى أقتل دونه رجالاً من قريشٍ؛ فكم ترى أن أرسل إليه؟ قال: أربعين ألف فارسٍ. قال: فكم ترى يكفيها لمخاليها؟ قال: أربعون ألف مخلاةٍ، لكل مخلاةٍ درهمٌ، فذلك أربعون ألف درهمٍ. فقال معاوية: يا غلام، اكتب إلى ابن الزبير: إن أمير المؤمنين قد بعث إليك ثلاثين ألف درهمٍ، تستعين بها على أمرك.

قال: فكتب ابن الزبير: وصلت أمير المؤمنين رحمٌ. فقال معاوية ليزيد: ربحنا على ابن الزبير عشرة آلاف درهمٍ في المخالي.

ترجمہ:

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھ کر بھیجا:

آپ کو معلوم ہے کہ میں صاحب دار ہوں (حاکم ہوں) اور بے شک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد میں خلیفہ ہوں۔ میں ضرور اچھی طرح حکومت کروں گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو بلایا اور پوچھا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ یزید نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ واللہ! اگر آپ اور یہ برابر ہوتے تو مناسب نہیں تھا کہ آپ اس کی جانب سے اس کو قبول کرتے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ یزید نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ گھوڑے بھیجے جائیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے تجھ پر میں ابن زبیر سے اس وقت تک نہیں ملوں گا جب تک کہ میں اس سے کمتر قریش کے ایک شخص کو قتل نہ کردوں۔ بتا! کتنے بھیجوں؟ یزید نے کہا: چالیس ہزار گھوڑ سوار۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

کتنے چارہ دان کافی ہوں گے؟ یزید نے کہا: چالیس ہزار اور ہر چارہ دان ایک درہم کا ہے، اس حساب سے ٤٠ ہزار درہم ہوئے۔

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے بچے! ابن زبیر کو لکھ کر بھی جکہ امیر المؤمنین نے تمہارے پاس تیس ہزار دراہم بھیجے ہیں ان سے اپنے معاملے میں مدد لو (یعنی اپنے کام میں خرچ کرو) اور کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے معاویہ کو لکھ کر بھیجا:

امیر المؤمنین پر رحم فرمائے! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا: ہمیں ابن زبیر سے چارہ دانوں میں دس ہزار کا فائدہ ہوا ہے۔ [أنساب الأشراف: ٥٣/١/٤؛ المستطرف: ٥٧٧/١]

روایت: (٢٥)

وبإسناده، قال: أتى معاوية بقطائف، فقسمها بين أهل الشام، وأعطى شيخاً قطيفةً، فتسخطها، وحلف ليضربن بها رأس معاوية، فبلغ معاوية فقال له: أوفِ بنذرك، وليرفق الشيخ بالشيخ.

ترجمہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کی ٹوکریاں لائی گئیں، آپ نے اہل شام کے درمیان اس کو تقسیم کردیا، ایک بوڑھے آدمی کو ایک ٹوکری دی، وہ ناراض ہوا اور غصہ ہو گیا۔ اس نے قسم کھائی کہ وہ اس ٹوکری کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سر پر مارے گا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوگئی تو آپ نے اس بوڑھے آدمی سے کہا:

اپنی قسم پوری کرلو اور ایک بزرگ کو دوسرے بزرگ کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہیے۔[أنساب الأشراف: ۴/۱/۴۹]

روایت:(۲۶)

وبإسناد: أن أعرابياً كان على عهد معاوية، قالت له امرأته وبناته: لو أتيت أمير المؤمنين، فسألته وأخبرته بحالك، لعل الله يرزقك منه شيئاً. قال: إنه ليس بيدى شئ. فباعوا حلياً ومتاعاً لهم، وتجهز حتى أتى معاوية، فدخل عليه وقد نصب فى الطريق، فرأى جماعة الناس على معاوية، فلم يقدر على كلامه، فدار خلفه فقعد خلف السرير على مثل بين و سادتين، فجعل يخفق برأسه لما لقى من العياء فى طريقه، فنام وتفرق الناس عن معاوية.

فلما أمسوا وخرج للمغرب، ثم رجع فتعشى وخرج لصلاة العشاء، والشيخ نائمٌ لا يعلم، حتى ذهب هوى من الليل، فدخل معاوية على أهله، فانتبه الشيخ لما أصابه برد الليل، فإذا هو بالسرج وإذا ليس بالبيت أحدٌ غيره، فقام فخرج إلى الدار، فإذا الأبواب مقفلةٌ، فاسترجع، وقال: إنا لله، جئت أطلب الخير، فالآن أوخذ بظن أنى جئت أغتال أمير المؤمنين. فجعل يطلب مكاناً يختبئ فيه إلى أن يصبح، فلم يجد، فدخل تحت سرير معاوية.

فلما ذهب هوى من الليل، إذا معاوية قد أقبل؛ شيخٌ ضخم البطن، متوشحٌ بملحفةٍ حمراء، حتى قعد على السرير، والشيخ ينظر، وهو يسترجع فى نفسه، يقول: الآن أقتل. ثم قال معاوية: يا غلام؛ فأتاه بعض الوصفاء، فقال: انطلق إلى ابنة قرظة، فادعها. فأتاها، فقالت: لا أستطيع؛ فرده إليها، فقال: عزمت عليك؛ فجاءت تمشى ومعها جوارٍ يسترنها، حتى قعدت على السرير معه، وطرن الجوارى. فكلمها معاوية ساعةً ثم قال: عزمت عليك إلا نزلت فمشيت؛ ورمى عنها ثيابها، وبقيت فى درعٍ رقيقٍ من قز، يستبين منه جميع جسدها، فمشت؛ فقال: أقبلى، فأقبلت؛ ثم قال: أدبرى، فأدبرت؛ والشيخ ينظر، ثم أقبلت، فإذا هى ببريق عين الشيخ من تحت السرير، فصاحت وقالت: افتضحت؛ وقعدت وتقنعت بيدها، فقام معاوية إليها

فقال: ما لك، ويحك، قالت: رجلٌ تحت السرير. فأدخل معاوية يده، فأخذ برأسه، فإذا شعيراتٌ، فجعل لا يقدر على أن يقبض على شعره؛ فلما علم أنه شيخٌ كبيرٌ تركه. ولبست ابنة قرظة ثيابها، وانطلقت إلى بيتها؛ وخرج الشيخ إلى معاوية، فقال: يا أمير المؤمنين، لينفعني عندك الصدق. قال: هيه. فقص عليه القصة، فقال: لا بأس عليك، وجعل معاوية يضحك، وجعل يسائله؛ فإذا الأعرابي منظرٌ، لا يسأله عن شيءٍ إلا أخبره.

فلما أصبح دعا معاوية خصياً له، فقال: خذ بيد هذا، فأدخله على بنت قرظة، وقل لها: إن هذا الذي تخلاك البارحة، وللخلوة نحلةٌ، فأعطيه نحلته.

فأدخله الخصي عليها، وأخبرها بما قال معاوية، فصاحت بالخادم فخرج، وحبست الأعرابي وقالت: ويحك، ما قصتك؟ فقص عليها القصة، فأعطته، وأوقرت راحلته ثياباً وغير ذلك، وقالت له: إذا خرجت من عندي، فلا تقيمن في هذه البلاد، فإن رآك أحدٌ بها نكلت بك؛ وخافت أن يقيم، فكلما ذكره معاوية دعاه فذكر له ما كان؛ ثم قالت لغلام لها: انطلق فاحمله وما معه على الراحلة، ثم انخس به حتى تخرجه من هذه الأرض فانطلق الأعرابي وقد أصاب حاجته.

ترجمہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک اعرابی تھا، اس کی بیوی اور اس کی بیٹی نے اس سے کہا:

اگر آپ امیر المؤمنین کے پاس جائیں، ان سے سوال کریں اور انہیں اپنے حالات بتائیں تو یقیناً اللہ عزوجل ان کی جانب سے تمہیں کچھ عطا فرمائے گا۔ اعرابی نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے یعنی جانے کے لیے پیسے نہیں ہیں تو انہوں نے اپنے کپڑے اور اپنا سامان بیچ دیا اور جانے کی تیاری کی یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔

وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں داخل ہوا اور وہ راستے میں بہت تھک چکا تھا۔ اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس لوگوں کی بھیڑ دیکھی تو وہاں سے بات نہ کر سکا، وہاں کے پیچھے گھوما اور تخت کے پیچھے دونوں تکیوں کے درمیان بیٹھ گیا، راستے میں تھکن

کے لاحق ہونے کی وجہ سے وہ اپنے سر کو ہلانے لگا اور نیند کے غلبے کی وجہ سے وہ سو گیا۔

لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے گئے، شام ہوئی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز کے لئے نکلے، نماز پڑھ کر واپس آئے، شام کا کھانا تناول فرمایا اور عشاء کی نماز کے لیے نکل گئے۔ بوڑھا گہری نیند میں سوتا رہا یہاں تک کہ رات کا ایک پہر گزر گیا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے، جب بوڑھے کو رات کے وقت ٹھنڈ لگی تو وہ بیدار ہو گیا۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چراغوں کے سامنے تھے اور اس وقت گھر میں ان کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، تو اعرابی کھڑا ہوا پھر گھر کی طرف نکلا جب کہ دروازوں میں تالا لگ گیا تھا تو اس نے اپنے دل میں سوچا اور کہا میں آیا تو تھا خیر کی تلاش میں اب میں پکڑا جاؤں گا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں قیدی بنا کر لے جایا جاؤں گا تو وہ رات گزارنے کے لیے جگہ تلاش کرنے لگا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اسے کوئی جگہ نہ ملی تو وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے تخت کے نیچے چلا گیا۔ جب رات کا ایک حصہ گزر گیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

بوڑھا بھاری پیٹھ والا آدمی تھا، سرخ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھا یہاں تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تخت پر بیٹھ گئے، بوڑھا دیکھ رہا تھا اور وہ اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ میں اب قتل کر دیا جاؤں گا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا: اے غلام! ایک خادم آیا تو اس سے فرمایا کہ بنت قرظہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلا کر لاؤ۔ وہ غلام بنت قرظہ کے پاس آیا، بنت قرظہ نے کہا: میں نہیں جا سکتی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنت قرظہ کے پاس اسی کو بھیجا یہ کہتے ہوئے کہ میں تمہیں سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں تو وہ دوڑی چلی آئیں اور ان کے ساتھ باندیاں تھیں جو ان کے چاروں طرف تھیں یہاں تک کہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تخت پر بیٹھ گئیں اور باندیاں چلی گئیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر بنت قرظہ سے بات چیت کی پھر کہا: میں نے آپ کو سختی کے ساتھ حکم دیا تبھی آپ چل پڑیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے اوپر سے

ان کے کپڑے پھینکے، ان کے جسم پر صرف ایک ریشم کا دوپٹارہ گیا جس سے ان کا پورا جسم چھپا ہوا تھا، وہ تھوڑی چلیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگے آؤ، وہ آگے آئیں، پھر فرمایا: گھوم جاؤ، وہ گھوم گئیں اور جب نیچے آئیں تو بوڑھے کے بال کل سامنے ہوگئیں، وہ چلائیں اور کہا: میں رسوا ہوگئی اور بیٹھ گئیں اور اپنے ہاتھ سے اپنی اوڑھنی اوڑھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا تجھے کیا ہوا؟ تجھ پر افسوس ہے! بولی کوئی شخص تخت کے نیچے ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ تخت کے نیچے ڈالا اور اس کے بال پکڑنے لگے لیکن وہ اس کے بال پکڑ نہیں سکے، جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہے تو اسے چھوڑ دیا، بنت قرظہ نے اپنے کپڑے پہن لیے اور اپنے گھر چلی گئیں۔ بوڑھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: امیر المؤمنین! آپ کی بارگاہ میں سچ بولنے ہی سے مجھے نجات مل سکتی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بول! تو اس نے سارا ماجرا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنایا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی حرج نہیں، آپ ہنسنے لگے اور اس سے پوچھ تاچھ کرنے لگے یا اس کی حاجت پوری کرنے لگے۔ اس وقت اعرابی کا چہرہ قابل دید تھا اور وہ کچھ نہ مانگ سکا صرف اپنے حالات سنائے۔

جب صبح ہوئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو بلایا اور اس سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ اور بنت قرظہ کے پاس لے جا اور اس سے کہنا کہ یہ وہی ہے جس نے کل رات آپ کو خلل میں ڈال دیا تھا، خلل ڈالنے والے کے لیے اجرت ہے، اسے اس کی اجرت دے دو۔ خادم اس کو بنت قرظہ کے پاس لے گیا اور بنت قرظہ کو اس کی خبر دی جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ انھوں نے خادم کو ڈانٹا تو وہ نکل آیا۔ اعرابی کو قید کر لیا اور کہا: افسوس ہے تجھپر! تیرا قصہ کیا ہے؟ چل سنا۔ تو اس نے سارا واقعہ بیان کیا۔ بنت قرظہ نے اس کو کچھ عطا کیا، نیز اس کی سواری پر کچھ کپڑے وغیرہ رکھ دیے اور اس سے کہا: جب تو میرے پاس سے نکلے تو اس شہر میں مت ٹھہرنا اگر کسی نے تجھے یہاں دیکھ لیا تو میں تجھے سزا دوں گی۔ بنت قرظہ کو اندیشہ ہوا کہ یہ ٹھہرے گا۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر کیا تو اس کو بلایا اور جو تھا اس کے لیے ذکر کیا یعنی اس کو دینے کے لیے کہا پھر بنت قرظہ نے اپنے غلام سے کہا تو جا اور

اس اعرابی اور اس کے سامان کو سواری پر رکھ دے پھر اس کو تیزی سے ہانک کر لے جا یہاں تک کہ تو اس کو اس سرزمین سے نکال دے۔[اعرابی چلا گیا اور اس کی حاجت پوری ہوگی۔]

[التذكرة الحمدونية: ٩/٣٤٦]

روایت: (٢٧)

وبإسناده عن عبد الله بن أبي مليكة، قال: خطبهم معاوية على منبر مكة، فقال: إن عتبة بن أبي سفيان كتب إلي، يذكر أن أناساً من باهلة دلوا الروم على عورات المسلمين، وبالله لقد هممت أن أكتب إليه أن يحملهم في البحر، ثم يغرقهم. فقام عبدٌ أسود، فقال: والله لا نرضى بكل رجلٍ منهم رجلاً من ولد أبي سفيان. فقال معاوية: اجلس يا غراب. فقال: أبالسودة تعيرني؟ الغراب ينقر عين الرخم.

وقال عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ألا تضرب عنق هذا الكلب؟ قال: إنا -والله- لا نحول بينهم وبين ألسنتهم ما لم يحولوا بيننا وبين سلطاننا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ ابن ابوملیکہ سے روایت ہے کہتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مکہ کے منبر پر لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عتبہ بن ابوسفیان نے میری طرف ایک خط لکھا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں کہ قبیلہ باہلہ کے لوگوں نے مسلمانوں کی بیویوں پر روم کی رہنمائی کی (رومیوں کی رہنمائی کی) اور اللہ کی قسم میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں عتبہ ابن ابوسفیان کو خط لکھوں گا کہ وہ ان کو سمندر میں اٹھا لے جائے پھر وہاں کو غرق کر دے تو ایک کالا غلام کھڑا ہوا اور بولا واللہ ہم ان میں سے کسی شخص سے راضی نہیں ہیں اور ابوسفیان کی اولاد میں سے بھی کسی شخص سے راضی نہیں ہیں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

بیٹھ، اے کوے! فرمایا: اے کالے کلوٹے! کیا تجھے شرم نہیں آتی کوا گدھ کی آنکھ میں چونچ مارتا ہے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ اس کتے کی گردن نہیں ماریں گے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اللہ کی قسم ان کے اور ان کی زبان کے اس وقت تک

آڑے نہیں آئیں گے جب تک یہ ہمارے اور ہماری حکومت کے آڑے نہ آجائیں۔

[الحیوان: ۳/۳۲۷؛ البرصان: ۱۰۰]

روایت: (۲۸)

وبإسناده عن قتادة، قال: لقي معاوية ابن عباس، فقال له: يا ابن عباسٍ، احتسب الحسن، لا يحزنك الله ولا يسوؤك. قال: أما ما أبقى الله أميرِ المؤمنين فلا يحزني ولا يسوؤني. قال: فأعطاه على كلمته ألف ألفٍ رقةً وعروضاً وأشياء. قال: خذها فاقسمها في أهلك.

ترجمہ:

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

اے ابن عباس! اچھا گمان رکھو، اللہ عز وجل تم کو غمگین نہ کرے گا اور نہ آفت و بلیات میں مبتلا کرے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ جب تک امیر المؤمنین کو باقی رکھے گا تو وہ مجھے غمگین نہ کرے گا اور نہ ہی آفت و بلیات میں مبتلا کرے گا۔

راوی کا بیان ہے:

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہزار درہم یا دینار اور سامان اور کچھ چیزیں عطا فرمائیں اور فرمایا اس کو لے لو اور اپنے گھر والوں میں تقسیم کر دینا۔

[مختصر تاریخ دمشق: ۲۵/۶۷؛ البدایة والنهایة: ۱۱/۴۳۶]

روایت: (۲۹)

وبإسناده عن الشعبي، قال: قدم رجلٌ على معاوية، فسأله فأعطاه، فقال: آجرك الله يا أمير -[31]- المؤمنين. فقال: يا ابن أخي، والله لئن كنا نؤجر فيما نعطي، وليس علينا إثمٌ فيما نأخذ، ما كان في الدنيا شيخان أقل

حظاً من أبي بكر وعمر؛ وليس كما ذكرت، وسأنبئك به: فتحنا لكم باب الهجرة، وسددنا الثغور، وأدررنا الأعطية، وأجرينا الرزق، وبقي بعد ذلك مالٌ كثيرٌ، عاث فيه معاوية وآل معاوية، وسيلقون الله فيحاسبهم، فإن شاء غفر لهم، إنه غفورٌ رحيمٌ.

ترجمہ:

حضرت شعبی سے روایت ہے، کہتے ہیں:

ایک شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دست سوال دراز کیا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا:

اے بھتیجے! اللہ کی قسم! اگر ہم کو اس پر اجر دیا جاتا جو ہم عطا کرتے ہیں اور ہم پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اس میں جو ہم لیتے ہیں تو دنیا میں دو شیخوں ابوبکر اور عمر سے کم حصے والا کوئی نہ ہوتا اور ایسا نہیں ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے اور جلد ہی میں آپ کو اس کی خبر سناؤں گا۔ ہم نے تمہارے لیے ہجرت کا دروازہ کھولا، سرحدوں کی بندشکی، ہم نے تم کو خوب عطا کیا، ہم نے رزق جاری کیا اور اس کے بعد بھی بہت سارا مال بچ گیا جس میں معاویہ اور آل معاویہ نے فساد مچایا۔ عنقریب وہ اللہ رب العزت سے ملاقات کریں گے تو اللہ ان سے حساب لے گا، اگر اللہ چاہے تو انہیں بخش دے کیوں کہ اللہ عز وجل بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ [أنساب الأشراف: ۱۱۰/۱/۴]

روایت: (۳۰)

وبإسناده قال: قدم شاب من قريشٍ على معاوية، فحجبه عبيدٌ حاجبه، فقام إليه في بعض ما كان يرده عن الباب، فأغلظ له عبيدٌ، فرثمه الفتى، فدخل على معاوية وعليه قميصٌ مدلوكٌ عليه الدماء؛ فغضب معاوية حتى عرف الغضب في وجهه، ثم سكت طويلاً، ثم رفع رأسه فقال للحاجب: انطلق، فإن القدرة تذهب الحفيظة، يعني الغضب.

ترجمہ:

انہی سے مروی ہے: قریش کا ایک نوجوان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا،

اس وقت ایک غلام آپ کی نگرانی کر رہا تھا، غلام نے اس کے ساتھ سختی کی (غصہ سے پیش آیا) تو نوجوان نے اس کی ناک توڑ دی۔ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال میں آیا کہ اس کی قمیص خون سے لتھڑی ہوئی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہونے لگے پھر بہت دیر تک خاموش رہے، اس کے بعد اپنا سر اوپر اٹھایا اور نگہبان سے کہا: چلا جا کیوں کہ قدرت غضب کو لے جاتی ہے۔

روایت: (۳۱)

وبإسنادٍ، قال: كان شداد بن أوسٍ فيمن ترك معاوية واعتزله، فقال له معاوية: قم فاخطب، فقام، فحمد الله وأثنى عليه، ثم صلى على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم قال: ألا إن الدنيا عرضٌ حاضرٌ، يأكل منه البر والفاجر، وإن الآخرة وعدٌ صادقٌ، يحكم فيه ملكٌ قادرٌ؛ ألا إن الخير كله بحذافيره في الجنة، ألا وإن الشر كله بحذافيره في النار، {من يعمل مثقال ذرةٍ خيراً يره. ومن يعمل مثقال ذرةٍ شراً يره} غفر الله لي ولكم.

وفي رواية أخرى: أن معاوية قال لشداد بن أوسٍ: قم فاخطب. فقال شدادٌ: الحمد لله الذي افترض الحمد على عباده، وجعل رضاه عند أهل التقوى آثر من رضا خلقه، على ذلك مضى أولهم، وعليه يمضي آخرهم. أيها الناس: ألا إن الآخرة وعدٌ صادقٌ، يحكم فيه ملكٌ قادرٌ؛ وإن الدنيا أجلٌ حاضرٌ، يأكل منه البر والفاجر؛ وإن السامع المطيع لله لا حجة عليه، وإن السامع العاصي لا حجة له؛ وإن الله تبارك وتعالى إذا أراد بالناس صلاحاً عمل فيهم صلحاؤهم، وقضى بينهم فقهاؤهم، وجعل المال في سمحائهم. وإذا أراد الله بالعباد شراً، عمل عليهم سفهاؤهم، وقضى بينهم جهلاؤهم، وجعل المال عند بخلائهم؛ وإن من صلاح الولاة أن يصلح قرناؤها، ونصحك -يا معاوية- من أسخطك بالحق، وغشك من أرضاك بالباطل.

فقال له معاوية: اجلس؛ وأمر له بمال. فقال: إن كان من مالك دون مال المسلمين، تعاهدت جمعه مخافة تبعته، فأصبته حلالاً، وأنفقته إفضالاً، فنعم. وإن كان مما شركك فيه المسلمون فاحتجنته دونهم، أصبته اقترافاً، وأنفقته إسرافاً؛ فإن الله عز وجل يقول: {إن المبذرين

کانوا إخوان الشیاطین}.

ترجمہ:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ان میں سے تھے جس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معزول کیا تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

کھڑے ہو اور خطبہ دو۔ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا، اور کہا: سنو دنیا ایک خوب صورت سامان ہے، جس سے نیک اور گناہ گار دونوں کھاتے ہیں۔ بے شک آخرت سچا وعدہ ہے جس میں ملک قادر یعنی اللہ رب العزت فیصلہ فرمائے گا۔ سنو! بیشک بھلائی تمام کی تمام اللہ کی جانب سے ہے، جنت میں لے جائے گی۔ اور سنو! بیشک برائی تمام کی تمام جہنم میں لے جائے گی۔ ارشاد باری ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

ترجمہ:

جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی تو وہ اس کو دیکھے گا اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کی یعنی گناہ کیا تو وہ اس کو دیکھے گا یعنی نیکی پر اس کو ثواب ملے گا اور برائی پر اس کو عذاب ملے گا اگر چہ ایک ذرے کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہا: کھڑے ہو اور خطبہ دو۔ تو شداد رضی اللہ عنہ نے کہا:

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے حمد کو اپنے بندوں پر فرض رکھا اور اپنی رضا کو متقیوں کے پاس رکھا اپنی مخلوق کی رضا سے چن کر جس پر ان کے پہلے گزرے اور جس پر ان کے بعد والے گزریں گے۔ اے لوگو! سنو بے شک آخرت ایک سچا وعدہ ہے، جس میں قدرت والا بادشاہ اللہ رب العزت فیصلہ فرمائے گا اور بے شک دنیا موت کا سامان ہے، جس سے نیک اور گناہ گار دونوں کھاتے ہیں۔ اور بے شک اللہ کے فرماں بردار بندے کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے اور بے شک گناہ گار کے لیے کوئی چارہ نہیں ہے اور بے شک اللہ تبارک وتعالی جب لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے نیک لوگوں کو ان پر

مقرر فرما دیتا ہے، ان کے فقیہ ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں اور بادشاہت ان کے سخی لوگوں کے سپرد کرتا ہے اور جب اللہ تبارک وتعالی بندوں کے ساتھ شر یعنی برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کے بیوقوف لوگ ان پر حکومت کرتے ہیں، ان کے جاہل ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں، مال و کنجوسوں کے پاس رکھ دیتا ہے۔ یعنی ان پر بیوقوف بادشاہ مسلط کر دیتا ہے اور ان کے جہلا کو قاضی بنا دیتا ہے اور کنجوسوں کو مالدار کر دیتا ہے۔ بے شک اچھی ولایت کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سپاہی نیک ہوں۔

اے معاویہ! جس نے تم کو حق کے ساتھ ناراض کیا اس نے تم کو نصیحت کی اور جس نے تم کو باطل کے ذریعے راضی کیا اس نے تمہیں دھوکا دیا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: بیٹھ جاؤ اور ان کے لیے مال دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر یہ مال تمہارا ہوتا نہ کہ مسلمانوں کا تو تم تاوان کے خوف سے اس کی حفاظت کرتے۔ تم نے اس کو حلال سمجھا اور فضول خرچی کی۔ ہاں! اگر یہ مال اس میں ہوتا جس میں مسلمان تمہارے شریک ہیں تو تم اس کو جمع کرتے۔ تمہیں تمہارا کمایا ہوا مل گیا اور تم نے اسراف کیا جب کہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

''إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا إِخْوَانَ الشَّيٰطِينِ''

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

[العقد الفرید: ۱۳۵/۴؛ أنساب الأشراف: ۹۶/۱/۴-۹۷]

روایت: (۳۲)

وبإسناده: قال الفضيل: إن وفداً من أهل العراق قدموا على معاوية، فيهم صعصعة بن صوحان، فقال لهم معاوية: مرحباً بكم وأهلاً، قدمتم خير مقدمٍ، قدمتم على خليفتكم وهو جنةٌ لكم، وقدمتم أرضاً بها قبور الأنبياء، وقدمتم الأرض المقدسة وأرض المحشر.

فقال صعصعة: أما قولك: مرحباً بكم وأهلاً، فذاك من قدم على الله وهو عنه راضٍ. وأما قولك: قدمتم على خليفتكم وهو جنةٌ لكم، وكيف لنا بالجنة إذا احترقت. وأما قولك: قدمتم الأرض المقدسة، فإنها

لا تقدس كافراً. وأما قولك: قدمتم أرضاً بها قبور الأنبياء، فمن مات بها من الفراعنة أكثر ممن مات بها من الأنبياء. وأما قولك: قدمتم أرض المحشر، فإنه لا يضر بعدها مؤمناً، ولا ينفع قربها كافراً. قال: اسكت، لا أرض لك. قال: ولا لك يا معاوية، إنما الأرض لله، يورثها من يشاء من عباده. قال: أما -والله- لقد كنت أبغض أن أراك خطيباً. قال: وأنا -والله- لقد كنت أبغض أن أراك خليفةً.

ترجمہ:

فضیل نے کہا: اہل عراق کا ایک وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس میں صعصعہ بن صوحان بھی تھا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

''مرحبابکم و اھلا قدم تم خیر مقدم'' تم اپنے خلیفہ کے پاس آئے ہو جو تمہاری ڈھال ہے، تم ایسی زمین پر آئے ہو جہاں انبیا کی قبریں ہیں اور تم مقدس سر زمین اور محشر کی زمین پر آئے ہو۔

صعصعہ نے کہا: لیکن آپ کا ''مرحبابکم و اھلا'' کہنا، تو جو اللہ کی بارگاہ میں آئے اللہ اس سے راضی ہے۔ لیکن آپ کا یہ کہنا کہ ''تم اپنے خلیفہ کے پاس آئے جو تمہاری ڈھال ہے'' وہ ہماری ڈھال کیسے ہیں؟ جب کہ وہ تو جل گئی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ تم مقدس زمین میں آئے، کیونکہ یہ کافر کو مقدس نہیں بناتی۔ آپ کا یہ کہنا کہ تم ایسی سرزمین پر آئے جہاں انبیا کی قبریں ہیں۔ تو جو اس سرزمین میں فرعونیوں میں سے مرا ہے ان کی تعداد انبیائے کرام سے زیادہ ہے۔ یعنی اس سرزمین میں انبیا سے زیادہ فرعونی مدفون ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ ''تم محشر کی سرزمین پر آئے'' کیونکہ اس کی دوری مومن کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کا قرب کافر کے لیے نفع بخش ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

چپ، یہ زمین تیرے لیے نہیں ہے۔ صعصعہ نے کہا: نہ ہی آپ کی ہے۔ اے معاویہ! زمین تو اللہ کی ہے جس کو چاہے اپنے بندوں میں سے وارث بنائے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سن! اللہ کی قسم! جب میں تجھ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے غصہ آجاتا ہے۔ صعصعہ نے کہا: مجھے بھی اللہ کی قسم غصہ آجاتا ہے جب میں تم کو منصب خلافت پر دیکھتا

ہوں۔[لباب الآداب: ۳۵۰؛ أنساب الأشراف: ۴/۱/۳۲]

روایت: (۳۳)

وبإسناده، قال: لما بايع الناس معاوية، أتاه أبو موسى، فدخل عليه، فقال: السلام عليك يا أمير الله. قال: ما تقول يا أبا موسى؟ ما هذه؟ قال: رأيت الله أمرك ونحن كارهون، فأنت أمير الله. قال: صدقت.

ترجمہ:

جب لوگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ چنا تو ابوموسیٰ آپ کے پاس آئے اور کہا:

السلام علیك یا امیر الله! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو امیر بنایا ہے حالاں کہ ہم ناپسند کرتے ہیں، لیکن آپ اللہ کے امیر ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔[تاریخ طبری: ۵/۳۳۲]

روایت: (۳۴)

وبإسنادٍ، قال: جاء رجلٌ إلى معاوية، وهو يبايع الناس بالكوفة، فقال: أبايعك على سنة الله ورسوله. فقال له معاوية: أنت الذي لا أمير لك. قال الرجل: وأنت الذي لا بيعة لك. فقال معاوية: وما خير بيعةٍ ليس فيها سنة الله وسنة رسوله؟ فبايعه، ثم قال: يا ابن أخي، اتق غضب السلطان، فإن السلطان يغضب غضب الصبي، ويأخذ أخذ الأسد.

ترجمہ:

ایک شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت آپ لوگوں سے کوفہ میں بیعت لے رہے تھے، فرمایا:

میں تجھ سے اللہ اور اس کے رسول کی سنت کی بیعت لے رہا ہوں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تو وہ ہے جس کا کوئی امیر نہیں ہے۔اس شخص نے کہا: آپ تو وہیں جس کے لیے بیعت نہیں ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ بیعت صحیح نہیں ہے جس میں اللہ اور اس کے رسول کا طریقہ نہ ہو۔ آپ نے اس کو بیعت کر لیا اور فرمایا: اے بھتیجے! سلطان (اللہ) کے غصے سے ڈر کیونکہ سلطان بچے کے غصہ کی طرح غصہ کرتا ہے اور شیر کی پکڑ کی طرح پکڑتا ہے۔

[البداية والنهاية: ۱۱/۴۴۰]

روایت: (۳۵)

وبإسناده: أن معاوية بن أبي سفيان رضی اللہ عنہ كان يلقاه الحسن بن علي، فيقول: مرحباً وأهلاً بابن رسول الله صلى الله عليه وسلم مرحباً وأهلاً، يا غلام، أعطه مئة ألف. ويلقاه عبد الرحمن بن أبي بكر، فيقول: مرحباً بابن الصديق، يا غلام، أعطه مئة ألف، فيأخذها. ويلقاه ابن عمر، فيقول: مرحباً بابن الفاروق، أعطه مئة ألف، فيعطاها. ويلقاه ابن الزبير، فيقول: مرحباً بابن عمة رسول الله عليه السلام، أعطه مئة ألف، فيعطاها.

ترجمہ:

بے شک حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ جب حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہ سے ملتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: مرحبا و اهلا بابن رسول الله ﷺ مرحبا و اهلا۔ اور اپنے خادم سے فرماتے: حسن بن علی کو ایک لاکھ درہم یا دینار دے دو۔

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ ملتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:
"مرحبا بابن صدیق مرحبا" صدیق کے بیٹے مرحبا۔ خادم! ان کو ایک لاکھ دے دو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ملتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:
"مرحبا یابن فاروق" فاروق کے بیٹے مرحبا۔ ان کو ایک لاکھ دے دو، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ایک لاکھ دیے جاتے۔

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ملتے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے:
"مرحبا یابن عمة رسول الله ﷺ مرحبا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کے

بیٹے! مرحبا تو ایک لاکھ ان کو بھی دے دیے جاتے۔

[مختصر تاریخ دمشق: ۶۳/۲۵؛ البدایۃ والنهایۃ: ۱۱/۴۴۳]

روایت: (۳۶)

وبإسناده، قال: جاء رجلٌ إلى معاوية، فقال: سرق ثوبي هذا، فوجدته مع هذا الرجل. فقال: لو كان لهذه علي بن أبي طالبٍ!

ترجمہ:

ایک شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا:

میرا یہ کپڑا چوری ہو گیا تھا اور میں نے اس کو اس شخص کے پاس پایا ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش! اس مسئلہ کے حل کے لیے علی بن ابو طالب ہوتے۔[مقتل أمير المؤمنين: ۹۱]

روایت: (۳۷)

وبإسنادٍ، قال: قال معاوية لرجلٍ من يهود، أحد بني الحارث بنِ كعب: هل تروي من شعر أبيك شيئاً؟ قال: أي شعره أردت؟ قال: أبياتاً كانت قريشٌ تغبطه بها. قال: نعم:

هل أضرب الكبش في ملمومةٍ قدماً ... أم هل سمعت بسرٍ كان لي نشرا

أم هل يلومونني قومي إذا نزلوا ... أم هل يقولون يوماً: قائلٌ بسرا

نقريهم الوجه ثم البذل يتبعه ... لا نمنع العرف منا قل أو كثرا

قال معاوية رضي الله عنه: أنا -والله- أحق بها من أبيك. قال اليهودي: كذبت، لعمرو الله، لأبي أحق بها إذ سبق إليها.

فاستلقى معاوية، ووضع ساعده على وجهه؛ فقال الوليد بن عقبة وعبد الرحمن بن أم الحكم: اسكت يا ابن اليهودية؛ وشتماه. فقال اليهودي: كفا عن شتمي، فإن لم تفعلا، شتمت صاحب السرير.

فرفع معاوية وجهه ضاحكاً، وقال: كفا عنه. يكفف عن عرضي؛ ثم قال لليهودي: إنكم أهل بيتٍ كنت تجيدون صنعة الهريسة في الجاهلية،

فكيف صنعتكم لها اليوم؟. قال: اليهودي: نحن اليوم -يا أمير المؤمنين- لها أجود صنعةً. قال: فاغد بها علي. وأمر له بأربعة آلافٍ، فخرج. فقال الوليد وعبد الرحمن: كذبك، وأمرت له بجائزة؟!. قال: أنتما أجزتماه بها؛ شتمتماه، فأردت أن أستل سخيمته. وغدا عليه بالهريسة.

ترجمہ:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی شخص سے کہا جو بنی حارث بن کعب میں سے ایک تھا:

کیا تو اپنے باپ کے اشعار سے کچھ سنائے گا؟ اس نے کہا: کون سے اشعار آپ سننا چاہتے ہیں؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

ایسے اشعار سنا جس پر قریش رشک کریں۔ اس نے یہ اشعار سنائے:

ترجمۂ اشعار:

کیا میں آگے بڑھ کر قوم کے سردار کو ضرب لگاتا ہوں؟ یا تو نے میرے کسی راز کے بارے میں سنا کہ وہ فاش ہوا؟ کیا میری قوم کسی دن مہمان ہونے پر میری ملامت کرتی ہے؟ یا یہ کہتی ہے کہ کہنے والے نے (میں نے) ترش روئی دکھائی؟ ہم پہلے (ان سے) مل کر ان کی خاطر داری کرتے ہیں۔ اس کے بعد زر پاشی کے ذریعے، ہم اپنی جانب سے حسن سلوک میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے، اگرچہ کم ہو یا زیادہ۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

واللہ میرے والد ان اشعار کے زیادہ حق دار ہیں یعنی یہ اشعار میرے والد نے کہے ہیں۔ یہودی نے کہا: آپ جھوٹے ہیں۔ اللہ کی عزت کی قسم! میرے والد ان اشعار کے زیادہ حقدار ہیں، کیوں کہ انہوں نے یہ اشعار پہلے کہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ چت لیٹ گئے اور اپنے بازو اپنے چہرے پر رکھے تو ولید بن عقبہ اور عبدالرحمٰن بن اُم حکم نے کہا: چپ! یہودی کی اولاد اور دونوں نے اس کو گالی دی۔ یہودی نے کہا: مجھے گالی مت دو، اگر تم نے ایسا نہیں کیا یعنی گالی سے باز نہ آئے تو میں تمہارے سردار کو گالی دوں گا۔

تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسکراتے ہوئے اپنا چہرہ اٹھایا اور کہا:

اسے گالی مت دو، چھوڑ و اسے یہ میری بے عزتی کرنے سے باز رہے گا۔اور یہودی سے کہا: تمہارا گھرانہ تو ایسا تھا کہ تم زمانہ جاہلیت میں کٹائی کا پیشہ کرتے تھے تو تم نے اس کو یعنی اشعار کہنے کو کیسے آج اپنا پیشہ بنا لیا؟ یہودی نے کہا؟ امیر المؤمنین! آج یہ ہمارا بہت عمدہ پیشہ ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

کل پھر مجھے شعر سنانا۔ نیز اس کو چار ہزار روپے دینے کا حکم دے دیا۔ وہ نکل گیا تو ولید بن عقبہ اور عبد الرحمٰن بن اُم حکم نے کہا: اس نے آپ سے جھوٹ بولا اور آپ نے اس کے لیے انعام کا حکم دے دیا؟

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم دونوں نے اس کو اس کے کیے کا بدلہ دے دیا کہ تم نے اسے گالی دی اور کیا میں نے چاہا کہ میں اس کا کینہ دور کر دوں!

[أنساب الأشراف: ۹۸/۱/۴]

روایت: (۳۸)

وبإسنادٍ، قال: قال قومٌ من قريشٍ: ما نظن معاوية أغضبه شيءٌ قط. قال بعضهم: بلى، إن ذكرت أمه غضب؛ فقال مالك بن أسماء المنى القرشي -وهي أمه، وإنما قيل لها: المنى، من جمالها-: والله لأغضبنه إن جعلتم لي جعلاً. فأتاه، وقد حضر معاوية ذلك العام الموسم، فقال: يا أمير المؤمنين، ما أشبه عينيك بعيني أمك. قال: تك عينان طالما أعجبتا أبا سفيان؛ يا ابن أخي، انظر ما أعطيت من الجعل، فخذه ولا تتخذنا متجراً. فرجع الغلام، فأخذ جعله؛ فقال له رجلٌ منهم: لك ضعفا جعلك إن أتيت عمرو بن الزبير، فشبهته بأمه؛ فأتاه، فقال: يا ابن الزبير، ما أشبه وجهك بوجه أمك. فأمر به، فضرب حتى مات.

فبعث معاوية رضي الله عنه بديته إلى أمه، وقال:

ألا قل لأسماء المنى أم مالكٍ ... فإني لعمر والله أقتلت مالكا

ترجمہ:

قوم قریش نے کہا:
ہمارا یہ گمان نہیں ہے (ہمیں یاد نہیں ہے) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو کبھی کسی چیز نے غصہ کیا ہو۔
بعض لوگوں نے کہا:
کیوں نہیں اگر ان کی ماں کا ذکر کیا جائے تو غصہ ہو جاتے ہیں۔ مالک ابن اسماء منی قرشی نے کہا: (اسماء قرشی مالک کی ماں کا نام ہے ان کو منی کہا جاتا ہے ان کے حسین و جمیل ہونے کی وجہ سے) واللہ! میں معاویہ کو ضرور غصہ کر دوں گا اگر تم میرے لیے اجرت مقرر کردو۔

وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ لوگوں کے مجمع میں موجود تھے۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کی آنکھیں آپ کی ماں کی آنکھوں کے کتنے مشابہ ہیں۔
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:
وہ آنکھیں تو ابوسفیان ہی کو بھاتی تھیں۔ اے ابن اخی! اپنی اس اجرت کو دیکھو جو تمہیں دی گئی ہے یعنی اس پر دھیان دو اس کو لو اور ہمیں تجارت کی جگہ مت بناؤ۔ مالک لوٹ آیا، اس نے اپنی اجرت لی، ان میں سے ایک شخص نے کہا: اگر تو عمرو بن زبیر کے پاس جائے تو تیرے لیے دوگنا اجر ہوگا۔ ان کو ان کی ماں سے تشبیہ دینا تو مالک ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابن زبیر! تمہارا چہرہ تمہاری ماں کے چہرے کے کتنے مشابہ ہے۔ ابن زبیر نے اس کو مارنے کا حکم دیا۔ اس کو اتنا پیٹا گیا کہ وہ مر گیا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں کو اس کی دیت بھیجدی اور جس شخص کو بھیجا تھا اس سے کہا: سن اسماء منی مالک کی ماں سے کہنا کہ اللہ کی عزت کی قسم! میں نے مالک کو قتل کروایا ہے۔ [أنساب الأشراف: ۸۹/۱/۴؛ والمحاسن والمساوی للبیهقی: ۳۱۴/۲]

روایت: (۳۹)

وبإسنادٍ، قال: لما بايع معاوية ليزيد، قال رجلٌ: اللهم اكفني شر معاوية. فقال معاوية: تعوذ بالله من شر نفسك، فهو أشد عليك، وبايع.

قال: إني لا أبايع وأنا كاره. فقال معاوية: بايع -رحمك الله- فإن في الكره خيراً كثيراً.

ترجمہ:

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو بیعت کیا تو ایک شخص نے کہا:

اللہ مجھے معاویہ کے شر سے بچا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

تو اپنے نفس سے اللہ کی پناہ مانگ کیوں کہ نفس تجھ پر غالب ہے اور بیعت ہو جا۔

اس نے کہا: میں بیعت نہیں ہوں گا، میں پسند نہیں کرتا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

بیعت ہو جا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا کیوں کہ اس ناپسندیدگی میں خیر کثیر ہے۔

[كامل المبرد: ۳۲۱/۱؛ ونثر الدر: ۲۵/۳؛ والعقد الفريد: ۳۴۰/۴]

تمّت بالخیر